سویٹ ہارٹ...!

رابعہ الربا

لاہور (پاکستان)

''اچھا سویٹ ہارٹ اب میں اسٹڈی کرنے جارہا ہوں۔ Please Don't Disturb''

یہ کہتے ہوئے اس نے ہونٹ چومے اور اس کے روم روم میں اپنا وجود چھوڑ کر شب خوابی کا لباس پہنتے ہی کمرے سے باہر چلا گیا۔ اور کمرے کا دروازہ بند کر دیا۔

اسٹڈی روم تنہا بیڈ روز کی طرح اس کا منتظر تھا۔ اس نے لیمپ لائٹ آن کی، کمرے کا دروازہ بند کیا اور آرام سے ٹیک لگا کر بیڈ پر بیٹھ گیا۔ پھر بیٹھے بیٹھے خود ہی مسکرانے لگا......

''یہ عورتیں بھی کتنی بے وقوف ہوتی ہیں، ان کے جذبوں پر نہ تعلیم کا اثر ہوتا ہے، نہ حالات کا۔ اگر ہوتا ہے تو زبان کا...... چاہے مرد کی زبان کتنا ہی جھوٹ بولتی ہو......''

مسکراہٹ مزید پھیلی تو اس کے گالوں پر ستارے ٹمٹمانے لگے......

اس نے کتاب اٹھائی اور پڑھنے لگا، لیکن اس کے پاس پڑھنے کو کتاب سے زیادہ دلچسپ چیز تھی۔ سو اس نے کتاب بند کر کے رکھ دی اور سائیڈ ٹیبل کی دراز سے موبائل نکالا۔ ہاں جان...... سویٹ ہارٹ۔ کیسی ہو؟

ابھی وہ سچ مچ اس کی جان تھی۔ کیونکہ اس نے ابھی تک اس کی جان نہیں نکالی تھی۔ وہ خود بھی جانتا تھا کہ مرد کی جان عورت میں تب تک ہوتی ہے جب تک وہ اسے تسخیر نہیں کر لیتا۔

''میں نے تمھیں کہا تھا نا، اتنے فون نہ کیا کرو۔ یہ اچھا نہیں ہے، مجھے تمہاری عادت ہوگئی تو؟ محبت ہوگئی تو؟

''اوہ ہو...... یار تم بھی ناں...... مستقبل کے خوف میں حال خراب کرنے والی بات ہے...... اچھا بس مَیں اپنے لیے کرتا ہوں فون۔ سمجھیں ......تم۔''

اور وہ اسے یہ تک نہ کہہ سکی ''کتنے خود غرض ہو......''

وہ فقط مسکرا کر دیکھتی اور خاموش ہو جاتی۔

''تمھیں پتہ ہے جان تم بہت خوبصورت ہو۔ بہت پیاری سی، جب مَیں نے تمھیں پہلی بار دیکھا تھاناں......

لیکن پتہ نہیں ...... خوبصورت لڑکیوں کے مقدر کیوں اچھے نہیں ہوتے۔''

''اچھا پلیز بس کرو، سب ہی مرد ہر عورت کی تعریف کرتے ہیں، یونیورسٹی میں ہمارے ایک پروفیسر تو کہا کرتے تھے، عورت بدصورت ہوتی ہی نہیں۔ بس کچھ زیادہ خوبصورت ہوتی ہیں۔ کچھ کم......

چھوڑو...... میرے ساتھ یہ دوسرے مردوں کی باتیں نہ کیا کرو۔ مجھے اچھا نہیں لگتا، صرف اپنی باتیں کیا کرو...... صرف اپنی......

وہ جانتا تھا کہ عورت کو صرف باتوں سے تسخیر و مسمار کیا جاسکتا ہے اور باتیں...... وہ تو گفتگو کے تاج محل تعمیر کر سکتا تھا۔ ماہر آرکیٹیکٹ تھا۔

''پتہ ہے اعیان میرا دل کرتا ہے کہ مَیں ہواؤں میں اڑوں، باغوں میں تتلیوں کی طرح پھولوں پہ رقص کروں، بارشوں میں نہاؤں......''

''اچھا یہ بتاؤ تمہارا دل کرتا ہے کہ تم آزاد دنیا میں گھومو...... ایک مرتبہ مَیں ایوبیا سے بھی کہیں آگے نکل گیا۔ وہاں مَیں نے ایک کپل دیکھا دونوں نے جینز اور ٹی شرٹ پہنی ہوئی تھی۔ لڑکا لڑکی کی گود میں سر رکھے لیٹا تھا...... لڑکی ذرا جھکتی تو اس کے بال لڑکے کے چہرے کو چھو جاتے تھے۔ مجھے بہت ہی اچھا لگا۔

میری تو خواہش ہی رہی...... بہر حال...... کبھی تم نے ایسا کچھ دیکھا......''

''پلیز نہ کیا کرو ایسی باتیں، تم جانتے ہو، میری حساسیت...... میرا رومان...... رو پڑوں گی میں...... حقیقت تو نہیں البتہ ایک پینٹنگ دیکھی تھی کہ ایک لڑکی دیوان پر ٹیک لگائے ستار ہی ہے اور ایک لڑکا اسے نرمی سے چوم رہا تھا۔ کاش مَیں وہ تصویر اپنے بیڈ روم میں لگا سکتی......''

''تم میں جادو ہے جان...... تم سے نہ جانے کیوں بات کرتے ہی میں ہَوٹ ہو جاتا ہوں۔ مجھ سے برداشت ہی نہیں ہوتا۔ مَیں سوچتا ہوں اگر تم میری بیوی ہوتیں تو مجھے کیسے برداشت کرتیں، اتنے ہَوٹ مین

کو...... اچھا کپڑے اتاردو...... میں اپنے ہونٹوں سے تمہارے بدن کو محسوس کرنا چاہتا ہوں......''

اس کی آنکھوں میں آنسو آجاتے۔ کبھی تو وہ رو پڑتی کہ اعیان کو اسے باقاعدہ تسلیاں دینا پڑتیں، مگر پھر بھی اعیان اس کے دل کے تار بار بار بجادیتا اور وہ تڑپ تڑپ کر بجنے لگتی...... کہ آخر اس کا سارا وجود لاحاصل عشق میں گرفتار ہوکر ناسورِ جاں بن گیا۔

''اعیان پلیز ایسی باتیں نہ کیا کرو'' اُس کی آواز بھرّا گئی۔

''اچھا آئندہ کوشش کروں گا نہ کروں۔ اچھا جان سوتا ہوں، مجھے صبح دفتر بھی جانا ہے''

اور flying kiss کی آواز نے اسے یک دم لرزا اور تھرتھرا دیا۔

''چلو اب مجھے بھی پاری کردو ناں......''

''نہیں اعیان تم نے ایک دن چلے ہی جانا ہے۔ پھر کس کو کروں گی۔ تب میرا دل کرے گا تو کیا کروں گی۔''

وہ یہ کہتے ہوئے رو پڑی۔

اچھا چلو اب اس لمحے کو خراب نہ کرو۔ آنسو صاف کرو، ورنہ مَیں بھی رو پڑوں گا، پاری کرونا''

اس نے اتنے پیار اور مان سے کہا کہ سونیا نے روتے روتے kiss کیا اور فون بند کردیا۔

اعیان اٹھا اپنے کمرے میں گیا اور اپنی بیوی سے لپٹ کر سو گیا اور وہ بہت دیر تک نہ جانے کس بات کو یاد کرکے روتی رہی......

یہ آنکھ مچولی روز ہوتی رہی اور روز فون نہ کرنے کی تکرار، مگر روز ہی سونیا کو فون کا انتظار رہتا اور اعیان کو فون کرنے کا...... کبھی کبھی دن طویل لگتے...... تو کبھی وقت تھما تھما سا لگتا مگر......

''سویٹ ہارٹ...... ڈارلنگ...... آج میں نے تمہیں بہت مس کیا......''

''وہ کیوں؟'' یہ کہتے ہوئے اس کی آواز بھرآئی۔

''میرا دل کرتا ہے مَیں تمہیں چھولوں...... کیا تم مجھے چھونے دوگی؟''

''نہیں''

''مگر کیوں؟ مَیں ریپ نہیں کروں گا تمہارا...... مَیں ایسا بندہ نہیں ہوں...... اگر تم مجھے آج سے کچھ سال پہلے ملی ہوتیں ناں تو آج میری بیوی ہوتیں...... I am one woman person تم سے جو تعلق ہے بس پہلا اور آخری ہے۔ اس کے بعد کسی سے نہیں ہوسکتا۔''

یہ سنتے ہی وہ رونے لگی اور اعیان بولتا ہی چلا گیا۔

''اور پتہ ہے ہم دور پہاڑوں میں تنہا نکل جاتے، ہمارے کمرے سے باہر آسمان ہوتا یا پہاڑ اور اندر ہم دونوں...... میری اور تمہاری پسند یکجا ہوجاتی ریشم کا بستر اور آف وائٹ لائٹس...... اور اچانک میری آنکھ کھلتی تو مَیں دیکھتا کہ تم پلنگ پہ نہیں ہو، اضطراب میں اِدھر اُدھر دیکھتا، باہر آتا تو تم سلیپنگ سوٹ میں ملبوس آسمان کے تاروں سے باتیں کررہی ہوتیں، مَیں تمہیں گود میں اٹھاتا...... اور کمرے میں لے جاتا اور کمرہ لاک کرلیتا......

ہے ناں......اور اس کے بعد میری آنکھ کھل جاتی...... آہ...... چھوڑو یار ابھی تم رو پڑوگی...... کہ ایسی باتیں نہ کیا کرو...... نہیں کرتا یار...... تم بھی تو کچھ بولو......''

''کیا بولوں؟ کچھ بچا ہی نہیں بولنے کو۔'' اس نے ضبط کرتے ہوئے کہا۔

''اچھا اگر کوئی تمہیں چھونا چاہے تو اس کی کیا شرط ہوگی؟''

''نکاح''

''نکاح......! مَیں کروں گا تم سے نکاح......'' مگر لہجے کا کشکول نفی کا طلب گار تھا۔

''مگر مَیں نہیں کروں گی۔''

''لیکن مَیں کروں گا۔''

اُس نے اصرار کیا، مگر اس کی آواز میں روح ہی نہیں تھی۔ اگر روح ہوتی تو وہ سونیا کی جان کی طرح اس کی روح بھی قبض کرلیتا۔

''نہیں مَیں ایسا کچھ نہیں کروں گی۔''

''اچھا ہم ہمیشہ دوست تو رہیں گے نا۔ ہمارا تعلق کبھی ختم نہیں ہوگا۔''

''پتہ نہیں اعیان، مَیں ایسا کوئی دعویٰ نہیں کرتی...... دوستی ہے یہ......؟...... اس کے دل کو جھٹکا سا لگا۔

''ہاں ہاں کیونکہ تمہاری شادی ہوجائے گی اور تم......'' اعیان نے جھلا کر کہا۔

''پلیز''

سونیا نے روتے ہوئے فون بند کردیا۔ اسے یوں لگا جیسے کوئی اس کے جذبوں کی توہین کررہا ہے۔ کہ اس کے لہجے میں تو زمانے سے ٹکرانے کی طاقت ہی نہیں تھی۔ جو طاقت اس کی باتوں میں تھی اس کا لہجہ اس قوت سے خالی تھا۔

کچھ دن بعد اس کا تبادلہ کسی اور محکمے میں ہو گیا اور فون کم ہوتے ہوتے ختم ہونے لگے۔ وہ سم جو سونیا کے لیے لی تھی وہ بند رہنے لگی۔ ریگولر نمبر پہ سونیا کال کرتی نہیں تھی۔ اب صرف دفتر کا نمبر تھا جس پہ صرف اعیان کی آواز سن سکتی تھی۔

مگر اعیان کے پاس اب آواز سنانے کے لیے بھی وقت نہیں تھا، لیکن پھر بھی ایک دن اس کا مختصر سا فون آیا اور اس نے وسیع و عریض باتیں کر دیں۔

''جان ...... کیسی ہو......؟ سناؤ...... ! ہاں جان علی سے میری بات ہوئی تھی۔ مَیں نے اسے بتایا ہے کہ تمہیں اس کی ڈاکومینٹری بہت اچھی لگی۔''

ہاں اس کا ای میل ملا تھا۔'' اس نے بے دلی سے جواب دیا۔

''جان من یہ مت سمجھنا کہ مَیں بھول گیا۔ یار تمہیں پتہ نہیں یہاں کتنی مصروفیت ہوتی ہے۔ مَیں تمہیں بہت مس کرتا ہوں...... سویٹ ہارٹ اب تم اپنے ارد گرد خوشیاں تلاش کرو...... آئی مس یو......''

یہ کہتے ہی اس نے فون بند کر دیا۔ اس کے لہجے میں ہلکا سا مکر تھا۔ وہ تڑپ اٹھی۔

مَیں نے کون سی خوشیاں مانگ لی تھیں اعیان تم سے...... سچے جذبوں کی بھیک تک تو مانگی نہیں...... کبھی تمہارے لفظوں و جملوں کے نشتروں تک کی شکایت تو کی نہیں تم سے...... اور تم کہہ رہے ہو...... وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔

وہ جو چشم تصور میں اس کے سینے پر سر رکھ کر سونے کی عادی ہو گئی تھی، اسے معلوم ہوا کہ چند ماہ سے اسے چشمِ تصور میں بھی اس کے سینے پر جگہ کیوں نہیں مل رہی تھی۔

وہ کھلی کھلی آنکھیں جو باتوں سے اس کا دیدار کرتی تھیں رو رو کر مرجھا گئیں جیسے چاند کے گرد ہالے پڑے ہوتے ہیں۔

اور عشق ظالم نے تڑپ کر ایک رات اعیان کے اس نمبر پر اچانک کال کر دی جو اس کا تھا۔ فون مصروف تھا۔ ایک دو مرتبہ پہلے کی طرح آج بھی مصروف......

اس کی تڑپ ٹیسوں میں بدل گئی اور اس نے سیل ہی بند کر دیا اور بستر کی آغوش میں اپنے دکھ بانٹنے لگی۔ حقیقتاً آج بہت کچھ کھو گیا تھا۔ اس کا اپنا وجود بھی......

اعیان نے چند ہی لمحوں میں سونیا کو کال بیک کیا، مگر اس کا فون اس کے مقدر کی طرح سویا ہوا تھا۔

اسے ذرا بوکھلاہٹ ہوئی۔

مجھے ہمیشہ کی طرح سم چینج کر لینی چاہیے تھی۔ بُرا وقت بتا کے تھوڑی آتا ہے۔

آہ...... افسوس میری وجہ سے کسی کو تکلیف ہوئی...... اف گاڈ...... میری وجہ سے کسی کا دل دکھا، لیکن چند ساعتوں میں وہ پُرسکون ہو گیا۔

مسکرایا اور اسی نمبر پر کال کر دی۔

''اور سناؤ سویٹ ہارٹ...... آئی مس یو...... تم میں جادو ہے جان......''

وہ سلگنے لگی تو اعیان اپنی سوچوں میں گم ہو گیا۔ اس کا دل کہیں تھا دماغ کہیں......

ڈیئر اعیان...... ریلیکس...... سچ یہی ہے...... جو ہوا سو ہوا...... اور ایسی خوبصورت لڑکیاں تو دنیا اور زندگی میں آتی جاتی رہتی ہیں۔ یوں بھی یار علی کی اور اس کی ہیلو ہائے ہو گئی ہے اور یہ مجبور اور بے بس لڑکیاں...... تو باتوں کی باہنوں میں جلد آ جاتی ہیں۔ ویسے بھی اچھی لڑکی ہے۔ خوبصورت بھی ہے۔ علی سب سنبھال لے گا۔ جنید نے یہ حسین تحفہ مجھے دیا تھا اور آج یہ خوبصورت گفٹ میں علی کو دے رہا ہوں۔

◆◆◆

مونوگراف حضرت وارث شاہ

وارث شاہ جنھیں بجا طور پر پنجابی زبان، پنجابی شاعری اور پنجابی ثقافت، تہذیب و تمدن کا وارث کہا جاتا ہے، ان پر یہ مونوگراف بھرپور روشنی ڈالتا ہے۔ اس میں وارث شاہ کے حالاتِ زندگی بھی بھرپور تحقیق و توجہ کے ساتھ شامل کیے گئے ہیں۔ ہیر رانجھا کی کہانی کو اسی پیرائے میں پیش کیا گیا ہے جس میں وارث شاہ نے اسے تحریر کیا تھا تاکہ اس عظیم شاعر کی زندگی کے مختلف پہلوؤں پر روشنی پڑ سکے۔

مصنف: رتن سنگھ، صفحات: ۱۳۶، قیمت: ۴۵ روپے

ناشر: اردو اکادمی، دہلی